اور اب تو ہماری بد اعمالیوں، کوتاہ کاریوں اور نالائقیوں کے نتیجے میں کئی اطراف سے کئی شکلوں میں عذابِ الٰہی کے کوڑے ہم پر برس رہے ہیں۔ اللہ معاف فرما کر ہدایت دے۔ ہم آزادی کی جھلک اُسی دن دیکھ سکیں گے جس دن اسلام یہاں کارفرما ہوگا۔

---

(۳)

حج کی آمد کے ساتھ حج کی قربانیوں کا تصور کرتا ہوں تو بھارت کا یہ منظر بڑا عبرت آفرین بن جاتا ہے کہ میرٹھ اور دہلی میں ایک نئی قربان گاہ کھلی ہے جو مسلسل توسیع پا رہی ہے۔ اور اس قربان گاہ میں بھیڑوں، بکریوں، دُنبوں اور اُونٹوں یا دوسرے چوپایوں کی جگہ مسلمان مرد، عورتیں اور بچے ذبح ہو رہے ہیں اور قصاب نہ صرف انتہائی متعصب، خونخوار، ترشول بردار ہندو جنونی ہیں، بلکہ ان کا ساتھ دیتے ہیں اور ان کو تحفظ دینے میں پولیس اور فوج دونوں انسانی اقدار سے بالکل خالی ہیں۔
حد یہ ہے کہ زندہ انسانوں کے اعضا کاٹے جاتے ہیں، آگ میں ان کو جلایا جاتا ہے، قطاروں میں کھڑے کر کے گولیاں ماردی جاتی ہیں۔ اور پھر بڑے سے بڑے گڑھے کھود کر سینکڑوں لاشوں کو اکٹھے بے غسل و کفن دفن کر دیا جاتا ہے، کوئی تفتیش نہیں، کوئی مقدمہ نہیں، کوئی عدالت نہیں۔
یوں سمجھئے کہ ایک بڑا مقتل ہے جس میں بہیمانہ مزاج کی کئی کئی منظم اور غیر منظم ٹولیاں شریک جرم ہیں۔[1]

---

[1] ایک مسلم دشمن ملک کی بہیمانہ حرکات پر آواز بلند کرتے ہوئے یہ حقیقت باعثِ شرم بنتی ہے کہ خود ہمارے ہاں تخریب کاری، تباہ کاری، خونریزی اور تصادم کے خوفناک حادثات پیش آرہے ہیں۔ ہم لوگ آپس میں صوبائی، لسانی اور نسلی گروہ بندیاں بنا کر ایک دوسرے سے لڑ رہے ہیں۔ اور ایسے ایسے مظالم سامنے آرہے ہیں کہ یوں محسوس ہوتا ہے کہ انسانیت رخصت ہوگئی ہے اور محض ایک حیوان باقی رہ گیا ہے۔ آپ ہزار دشمنوں اور جاسوسوں اور کسی خفیہ ہاتھ کو حالات کا ذمہ دار ٹھہرائیں، مگر حکومت سے لے کر عوام تک ہم سب ذمہ دار ہیں اور اس ذمہ داری کا بوجھ ہم اُتار کے پھینک نہیں سکتے۔

اور حکومت، قانون، عدالتوں، پولیس، فوج، صحافت اور ادیبوں میں سے اتنے بڑے ظلم اور جرم کو ظلم اور جرم کہنے والا تک کوئی نہیں ـــ روک تھام کرنے کا کیا سوال ـــ مسلم دشمنی کا جو جنون منو مہاراج، چانکیہ جی اور سردار پٹیل بھارتی قوم کو دے گئے ہیں، اس کے آگے تو راجیو گاندھی صاحب بھی نہیں کھڑے ہو سکتے۔ کھڑے کیا، وہ دو لفظ بھی مسلمانوں کی مظلومیت پر نہیں بول سکتے۔ ایک تباہی زدہ علاقے میں گئے تو ہندو کا گھر دیکھا کر اسے کتنا نقصان پہنچا۔ کسی مسلمان کے نہ گھر جا سکے، نہ ان کی یک طرفہ تباہی پر بات کر سکے۔ نہ ان کی لاشوں اور ان کے زخمیوں کے چمن زاروں کی سیر کر سکے۔ جہاں وہ آگ سے جلے چہرے، زخموں اور خون کے دھبوں کے پھول کھلے ہوئے دیکھتے۔ اس سلسلے میں حقائق کا بیان دشوار ہے۔ ہم اتنا ہی کہتے ہیں کہ یہ مسلمانوں کی نسل کشی اور معاشی تباہی کا یک طرفہ کھیل برسوں سے ملک کے مختلف حصوں میں جاری ہے۔ ایک فرسودہ اور انسانیت دشمن فریب پر کھڑی وطنی قومیت کی روحِ بد اسے نہایت وحشیانہ انداز سے بڑھا رہی ہے۔

اس موقع پر کچھ فرائض ساری انسانیت کے ہیں۔ لیکن سب سے پہلے مسلمان قوموں اور ملکوں کا دائرہ آتا ہے جو قریب تر ہے۔ کیا وہ حسبِ ذیل نکات پر غور کریں گے۔

۱۔ تمام دوستیاں اور معاہدے اس وقت تک کے لیے معطل کر دیئے جائیں۔ جب تک بھارت کے مسلمانوں کو باعزت زندگی و ترقی اور دین و تہذیب کے تحفظ کی ضمانت نہیں مل جاتی۔

۲ ـــ بھارت کے تمام ٹھیکوں اور سودوں کو منسوخ کر دیا جائے اور اس سے تجارتی لین دین بھی روک دیا جائے۔

۳ ـــ بحری بندرگاہوں اور ہوائی اڈوں کو استعمال کرنے کے معاہدات منسوخ کر دیئے جائیں۔

۴ ـــ بھارت میں مسلمانوں کی جو نسل کشی ہو رہی ہے اس پر یو این او میں متفقہ احتجاج کرنے کے بعد سارا معاملہ بین الاقوامی عدالت کے سامنے لایا جا سکے۔

۵ ـــ تازہ مسلم کش ہنگامے کی جامع رپورٹ رابطہ یا موتمر مرتب کرائے اور ایک رپورٹ ۱۹۴۷ء سے اب تک کے مسلم کش بلووں کی تیار ہونی چاہیے۔

۶ ـــ بڑی بڑی چند مسلم سلطنتوں کی طرف سے بھارت سے فوری طور پر حسب ذیل امور کا مطالبہ

کیا جائے:

ا ۔ رابطہ موتمر عالم اسلامی اور اسلامی کانفرنس کی طرف سے ایک ایک وفد کو صورت حالات کا مطالعہ کرنے اور ہندو مسلم سب سے مل کر تفصیلات جمع کرنے کا موقع دیا جائے۔

ب ۔ مجلس ہلالِ احمر کو موقع دیا جائے کہ وہ مصیبت زدہ لوگوں تک مقدور بھر مدد پہنچا سکیں۔

ج ۔ بھارت اس بات کی قانونی ضمانت دے کہ ہر مرنے والے، ہر زخمی (مختلف مدارج)، ہر تباہ شدہ مکان یا دکان کا معقول معاوضہ دیا جائے، اور ضروری شرحیں طے کرنے کے لیے مختلف صوبوں کے ججوں کا ایک کمیشن بیٹھے۔

د ۔ مسلمانوں پر جن لوگوں نے حملے کئے ہوں ان پر بہ حیثیت فرد یا بہ حیثیت جماعت مقدمے چلائے جائیں، اسی طرح جن سرکاری افسروں یا ملازموں کے متعلق جانب داری کے شواہد ملیں، ان کو معطل کر کے ان پر مقدمات چلائے جائیں۔

کام کرنے کا یہ وہ کم سے کم خاکہ ہے جسے مسلمان قوتیں بھارتی مسلمانوں کی مظلومیت کے زخموں پر مرہم رکھنے کا ذریعہ بنا سکتی ہیں۔

کچھ کرنا ہو تو کرنے کی یہ کم سے کم حد ہے، لیکن اگر حمیت تیمور کے گھرانے سے بالکل ہی رخصت ہو گئی ہو تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔ آج اگر موجِ خون بھارتی مسلمانوں کے سر پر سے گزر رہی ہے تو کل کسی دوسرے ملک والوں کے سر سے گزرے گی۔ اور پرسوں ہماری کسی تیسری قوم کو نمونۂ عبرت بننا ہوگا۔ خدا سب کو بچائے ___ اور ہر کسی کے اپنے بچنے کی راہ یہی ہے کہ دوسرے کی مظلومی کی پکار پر سب لوگ اٹھیں اور لپکیں اور جو کچھ حمایت ہو سکتی ہو کریں۔

اللہ سے دعا ہے کہ وہ آزمائش یا گرفت کے ان خوفناک لمحوں سے برصغیر کے مسلمانوں کو اور تمام عالم اسلام کی ملت محمدیہ کو بچا نکالے اور صراطِ مستقیم پر تمام مسلمانوں کو گامزن کر کے فلاح و سعادت کا مقام حاصل کرنے کی توفیق دے۔